REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹م

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ || یکم نبوت ۱۳۳۷ ہش || یکم نومبر ۱۹۵۸ء || نمبر ۲۵۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کل کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف کی شکایت ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں بھی اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گزشتہ سال کی نسبت عام ضعف زیادہ ہونے کے باعث ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

اگر کشمیر اور نہری پانی کے جھگڑوں کا دوستانہ طور پر تصفیہ نہ ہوا تو پاکستان کو

انتہائی اقدام کرنا پڑے گا

صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں کا ہندوستان کو انتباہ

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں نے ہندوستان کو تنبیہ کی ہے کہ اگر کشمیر اور نہری پانی کے جھگڑوں کا دوستانہ طور پر تصفیہ نہ ہوا تو پاکستان کو ان کے منصفانہ حل کے لئے کوئی انتہائی اقدام کرنا پڑے گا۔ آپ گزشتہ رات کراچی میں بعض غیر ملکی نامہ نگاروں سے تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔ نہری پانی کے قضیہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہندوستان ہمارے حصہ کا پانی بند کرنا چاہتا ہے۔ یہ صورت حال بڑی سنگین ہے۔ اس وقت ہمیں جو پانی مل رہا ہے۔ اگر اس میں کمی کی گئی تو ہماری زمینیں بنجر ہو جائیں گی۔ ایسی صورت میں ہم ہر ممکن اقدام کرنے میں آزاد ہوں گے آپ نے مزید کہا اگر ہم اپنی زمینوں کے لئے آبپاشی کا کوئی متبادل انتظام کریں تو اس کی تکمیل میں ۱۰ یا ۱۵ سال کا عرصہ لگ جائے گا۔ ہندوستان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس وقت تک پانی نہ روکے اور متبادل انتظام کے اخراجات بھی دے۔ کشمیر کے متعلق جنرل محمد ایوب خاں نے کہا اس مسئلہ کا بھی جلد تسلی بخش تصفیہ ہونا چاہیئے۔ کشمیر کے بغیر پاکستان کی بقا اور اس کا استحکام خطرہ میں ہے۔ اگر اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے ہمیں کسی انتہائی قدم کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری ہندوستان پر ہوگی اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ کا مطلب جنگ سے ہے۔ آپ نے کہا "بلا شک"۔ اس سوال پر کہ کیا جنگ ہندوستان اور پاکستان دونوں کے لئے تباہ کن ثابت نہ ہوگی۔ آپ نے اپنے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اگر کوئی آپ کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرے۔ تو کیا آپ خاموش بیٹھے رہیں گے۔ آپ نے مزید کہا ہندوستان کو باشندگان کشمیر کو یہ حق دینا ہوگا کہ وہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کر سکیں۔

مارشل لا کے بارے میں آپ نے کہا۔ مہاجرین کی بحالی اور زرعی معیشت کی اصلاح کے لئے ابھی مارشل لا لگا رہیگا البتہ اس میں سختی نہیں ہوگی۔ فوج پہلے ہی بڑی حد تک ہٹائی جا چکی ہے۔ اور اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں پوری طرح منہمک ہے۔ آپ نے کہا مجوزہ حکومت اس وقت تک ہی برسر اقتدار رہے گی۔ جب تک عوام چاہیں گے۔ پاکستان میں دراصل صدارتی طرز حکومت کی ضرورت تھی۔ ہم جمہوری طرز حکومت پر ہی چل رہے ہیں ہم سابقہ خرابیوں اور بدعنوانیوں کو دور کرنے میں مصروف ہیں۔ ہماری کابینہ لائق اور محب وطن لوگوں پر مشتمل ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ صدر ہونا پسند کریں گے جنرل محمد ایوب خاں نے کہا ہاں اگر عوام چاہیں تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جب کسی کو صدر منتخب کر لیا جائے تو پھر اس کو کام کرنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ اور اس کے کام میں روڑے نہیں اٹکانے چاہئیں۔ آپ نے اس بات کی اہمیت پر زور دیا کہ صدر ہمیشہ مضبوط ہونا چاہئیے اور اس کے پاس اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اختیارات ہونے چاہئیں سابق صدر میجر جنرل سکندر مرزا کی سبکدوشی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہمیں ملک بھر سے اس مضمون کی اطلاعات موصول ہو رہی تھیں۔ کہ لوگوں میں یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ اگر زمام اقتدار دو افراد کے ہاتھوں میں ہوگی۔ تو پالیسی یقیناً بین بین اور غیر واضح ہوگی۔ اس کے علاوہ سکندر مرزا کسی نہ کسی صورت میں ان سیاستدانوں سے گہرے روابط رکھتے تھے۔ جو ملک کو بدترین حالات سے دوچار کرنے کے

(باقی ص ۸ پر)

چینی کا راشن بڑھا دیا گیا

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے چینی کے راشن کا سکیل ۱۲ چھٹانک سے بڑھا کر ایک سیر فی کس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ صوبہ میں چینی کے سٹاک کی بہترین پوزیشن کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اور اس سکیم پر فوری طور پر عمل درآمد ہوگا۔

کراچی کے نئے ناظم مارشل لا

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ میجر جنرل حق نواز خاں کو اے زون (کراچی کا وفاقی علاقہ اور ملیر) کے لئے میجر جنرل شیر بہادر کی جگہ مارشل لا کا ناظم مقرر کیا گیا ہے۔ ملک حق نواز نے کل اپنی نئی کمان کا چارج سنبھال لیا۔ میجر جنرل شیر بہادر خاں نے چیف آف دی جائنٹ سروسز میں اپنے فرائض سنبھال لئے ہیں۔

صحیح معنوں میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے کسی نہ کسی مقصد کا تعین ضروری ہے

آرٹس کالج کے طلبہ کو بھی چاہیئے کہ وہ کسی اعلیٰ تر مقصد کے تحت تعلیم حاصل کریں

تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے محترم پروفیسر قاضی ایم۔ اسلم کا پُر اثر خطاب

ربوہ۔ محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کنٹب) صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو نہایت خوبی سے واضح فرمایا کہ صحیح معنوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی اعلیٰ مقصد کا تعین ضروری ہے۔ اس کے بغیر نوجوان تعلیم حاصل کر لینے کے باوجود دنیا میں ایک کامیاب زندگی گزارنے کے قابل نہیں بن سکتے۔

آپ کالج یونین کے زیر اہتمام "Careermindedness" یعنی "احساسِ تعمیر حیات" کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے۔ یونین کے اس خصوصی اجلاس میں صدارت کے فرائض یونین کے نئے وائس پریذیڈنٹ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے ادا کئے۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء

اسلام کی خصوصیت

کسی صاحب نے مدیر "صدق جدید" لکھنؤ سے یہ سوال پوچھا تھا کہ

"وہ کون سی خصوصیات ہیں جن کی بناء پر اسلام کو دوسرے ملل و مذاہب پر فوقیت حاصل ہے۔ چوری زنا شراب گشت وخون وغیرہ ہر مذہب و ملت میں گناہ ہیں۔ توحید کا بھی کسی نہ کسی صورت میں اقرار ہے۔ اگرچہ وما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفٰی کی صورت میں سہی۔ اس مسئلہ پر از راہ کرم روشنی ڈالیں۔"

اس کے جواب میں "صدق جدید" نے حسب ذیل جواب دیا ہے۔

"جواب ایک حد تک خود سوال کے اندر موجود ہے کسی مسئلہ کا کسی نہ کسی صورت میں ہونا غلط سلط مبالغہ آمیز مسخ شدہ صورت میں ہونا اور چیز ہے اور وہی مسئلہ کا صحیح معین اصلی و قدرتی وزن و پیمائش کے ساتھ موجود ہونا بالکل اور یہ فرق بہت بڑا فرق ہے۔ اسلام کا اصلی اور جوہری امتیاز اس کا مسئلہ توحید ہے جس کا صاف اور واضح اور قطعی صورت میں یہ اسلام ہے۔ اس کے قریب بھی (بجز ایک یہودیت کے) یہ دنیا کے کسی مذہب میں موجود نہیں۔

اور توحید کے معاً بعد نبوت و آخرت کے عقیدے ہیں۔ یہ دونوں بنیادی عقائد بھی زندہ اور صاف صورت میں صرف اسلام کی کتاب و سنت میں محفوظ ہیں۔ باقی ہر مذہب کے صفحات سے یا تو مٹ چکے ہیں یا غایت درجہ تک مسخ ہو چکے ہیں۔

عقائد کے بعد تحفظ کتاب کا سوال ہے کسی دوسرے مذہب کی کتاب قرآن کی سی محفوظیت کا بھی دعوے نہیں کر سکتی اور اسی سے ملتی ہوئی چیز صاحب کتاب کی سیرت کا تحفظ ہے۔ دنیا کی تاریخ میں بجز شارع اسلام کے اور کسی بھی شارع مذہب کی سیرت اپنے جزئیات کے ساتھ محفوظ نہیں۔

ان سب کے علاوہ کسی اور مذہب میں وہ پُر حکمت نظام اخلاق و قانون محفوظ نہیں۔ جو اسلام کے ساتھ مخصوص ہے۔ شراب، زنا، سود وغیرہ کہیں اس طرح حرام نہیں۔ اور چوری حرام کاری وغیرہ کی سزائیں کہیں اتنی سخت اور قطعی نہیں۔ درجۂ اجمال میں یہ جواب کافی ہے۔ تفصیل مقصود ہو۔ تو اس پر مقالہ تیار ہو سکتا ہے۔"

(صدق جدید لکھنؤ)

اس جواب میں اسلام کی خصوصیات جو اس کو موجودہ مذاہب سے ممتاز کرتی ہیں۔ وہ ایک فقرہ میں یوں بیان ہو سکتی ہیں کہ اسلام نے مذہب کے متعلق نہایت واضح اور مکمل تعلیمات پیش کی ہیں۔ اور وہ تعلیمات اپنی اصلی صورت میں اب بھی موجود ہیں الغرض اسلام کو متداول مذاہب پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ وہ دین میں حرفِ آخر ہے۔ اور اس میں امتداد زمانہ سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

اکمال دین اور دین کا بعینہٖ ہمیشہ کے لئے موجود ہونا فی ذاتہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو کسی دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔ اسلام نے دین کے ہر پہلو کو بالوضاحت پیش کیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ہر بات جو پیش کی ہے۔ اس کے ساتھ عقلی دلائل بھی پیش کئے ہیں۔ وہ کوئی ایسی بات نہیں کہتا جس کے لئے وہ یہ ادعا نہیں کرتا کہ یہ انسانی عقل کے مطابق ہے۔

اس طرح اسلام کی تعلیمات نہ صرف کمیت کے لحاظ سے کامل ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین زندگی گزارنے کے لئے ہدایات دی ہیں۔ جو زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہیں۔ اور ان سے بہتر ہدایات نہیں ہو سکتیں۔ موازنہ کرنے سے ایک انسان معلوم کر سکتا ہے کہ اس لحاظ سے کوئی دین اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا وہ دیکھے گا کہ اسلام کے مقابلہ میں ان کی تعلیمات دونوں لحاظ سے نامکمل ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جو تعلیمات دیگر مذاہب نے پیش کی ہیں وہ خاص وقت یا خاص قوم کی ضروریات کے مطابق ہیں۔ لیکن اسلام چونکہ تمام وقتوں اور تمام اقوام کے لئے یکساں ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس میں ہر لحاظ سے تعلیمات مکمل ہوتیں۔ یہ خیالی بات نہیں ہے۔ بلکہ مقابلہ کرنے سے واضح ہو سکتی ہے۔

دوسری خصوصیت بھی ایسی ہے جو بالبداہت ثابت کی جا سکتی ہے۔ آج دنیا کے پردے پر کوئی مذہبی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ جو اپنی اصلی صورت میں موجود ہو۔ قرآن کریم کی یہ خوبی غیروں نے بھی تسلیم کی ہے۔ کہ قرآن کریم لفظ بلفظ حرف بحرف اسی طرح موجود ہے۔ جس طرح یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ امتداد زمانہ سے اس کے زیر و زبر میں بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ آج مطبع کے زمانہ میں بھی آپ دیکھیں گے کہ جو کتابیں شائع ہوتی ہیں ان کے پہلے اور دوسرے ایڈیشن میں فرق ہو جاتا ہے۔ خود مصنف دوسرے ایڈیشنوں میں کمی بیشی کر دیتے ہیں لیکن یہ وصف صرف قرآن کریم کو حاصل ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی جب ابھی مطبع ایجاد نہیں ہوا تھا۔ جو قرآن کریم چھپ نہیں سکتا تھا وہ بعینہٖ وہی ہوتا تھا۔ جو مکہ یا مدینہ میں موجود تھا۔ کسی شخص کو یہ جرأت نہیں ہو سکی کہ اس میں زیر زبر کی تبدیلی کر سکے۔ یہاں تک کہ احادیث۔ تفسیر اور سیرت کی کتابوں میں بعض آیات یا الفاظ کی جو مختلف قرأت بیان کی گئی ہے۔ کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اس کو قرآن کریم میں شامل کر سکے۔ مثلاً خاتم النبیین میں خاتم کی تا مفتوح اور مکسور دونوں طرح سے اکثر علماء کے نزدیک صحیح ہے لیکن قرآن کریم کا کوئی ایسا ایڈیشن کسی ملک میں اب تک شائد طبع نہیں ہوا۔ جس میں تا کو مفتوح کی بجائے مکسور لکھا گیا ہو۔ اور شائد ہی کوئی حافظ قرآن کریم ایسا ہوا ہو۔ جس نے قرأت میں تا کو مکسور پڑھا ہو۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک دفعہ ایک معلم کو تاکید فرمائی۔ کہ تاء کو مفتوح ہی پڑھایا جائے۔ الغرض قرآن کریم کی اصل عبارت کو مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنی احتیاط سے اس طرح محفوظ و مامون رکھا ہے۔ کہ اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ اس طرح اسلامی تعلیمات کا اصل منبع تمام تحریفوں اور تبدیلیوں سے محفوظ چلا آیا ہے۔ اس کی تعلیمات بعینہٖ اسی صورت میں موجود ہیں۔ جس صورت میں کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں۔

یہ ایک ایسا معجزہ ہے کہ یہی قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے۔ بلکہ خود قرآن کریم نے واضح ترین الفاظ میں اس کا دعوے کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یہ تو ایسی باتیں ہیں۔ جن کو انسان ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر اسلامی تعلیمات کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ جہاں اس کی ظاہری حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح لیا ہے۔ اور امتداد زمانہ سے اس کی سچائی واضح ہو جاتی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیمات کی معنوی حفاظت کے لئے بھی سامان کیا ہے۔

چونکہ اسلام کی تعلیمات سارے زمانوں کے لئے ہیں۔ اور اکمال دین ہو چکا ہے۔ اب کوئی نئی تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک نہیں آئی۔ اس لئے ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں اپنی طرف سے ایسے لوگوں کو مبعوث کرتا جو ان تعلیمات کی صداقت ہر زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات میں واضح کریں۔ اور یہ دکھائیں کہ اسلامی اصول وقتی نہیں ہیں۔ بلکہ ہر زمانہ میں قابل عمل ہیں۔

آپ ابتداء سے تا ایندم اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو آپ کو کوئی زمانہ ایسا نہیں ملے گا۔ جس میں علمائے حق جو قرآنی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ توضیح و تفسیر اور اپنے اپنے زمانے کے مطابق قرآن کریم کی تعلیمات کی صداقت واضح کرتے ہوئے نہیں نظر آئیں گے۔ آپ ایک سلسلہ در سلسلہ دیکھیں گے پھر آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ جب کبھی ایسا وقت آیا ہے کہ تعلیمات اسلام کا اصل مفہوم زمانے کے رجحانات اور فلسفیانہ خیالات کے غبار میں چھپنے لگا۔ تو کوئی اللہ کا بندہ کر اس تمام گرد و غبار کو ہٹا کر اسلام کا صحیح چہرہ دکھاتا رہا ہے۔ آپ اسلام کی تاریخ کے آسمان پر تمام ستاروں میں ایسے ایسے درخشندہ ستارے بھی دیکھیں گے۔ جن کے نور سے فضا روشن ہوتی ہے۔ پھر گاہ بگاہ ایسے چاند آپ کو نظر آئیں گے۔ جن کے سامنے تمام ستارے ماند ہو جاتے ہیں۔ اور چاند اپنی چاندنی کی آغوش میں ساری فضا کو لے لیتا ہے۔ الغرض اسلامی تعلیمات کی سب سے بڑی خصوصیت ہے کہ جہاں وہ اپنی کمیت و کیفیت میں مکمل ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی ظاہری حفاظت کا بھی مکمل سامان کیا ہے۔ اور معنوی حفاظت کا بھی مکمل سامان کیا ہے۔ جس کی نظیر کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔

عہدنامہ جدید کی تدوین کے متعلق مغربی محققین کی ریسرچ

انجیل یوحنا کی سراسر مشتبہ نوعیت۔ اور آرچ بشپ آف یارک کا اعتراف

(مسعود احمد دہلوی)

آج بھی دنیا میں ایسے خوش عقیدہ عیسائی حضرات موجود ہیں جن کے نزدیک اناجیل اربعہ منزّہ عن الخطاء وحی کا درجہ رکھتی ہیں۔ حالانکہ جدید تحقیق کے نتیجے میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے اور جس کا اعتراف خود نامور عیسائی پادریوں کو بھی ہے کہ مروجہ اناجیل نہ صرف یہ کہ مسیح علیہ السلام کے بے خطا الہام پر مشتمل نہیں ہیں بلکہ یہ ان حواریوں یا شاگردوں کی بھی تحریر کردہ نہیں کہ جن کے ناموں سے یہ موسوم ہیں۔ جدید تحقیق کی رو سے یہ مسیح علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے بھی بہت بعد کے زمانے میں نئی نئی قوموں کے لئے ان کے مخصوص حالات و نظریات کے پیش نظر لکھی گئی تھیں بعد ازاں ان میں وسیع پیمانے پر ردوبدل کا سلسلہ جاری رہا، جو تا ہنوز ختم نہیں ہوا ہے۔ بلکہ برابر جاری ہے۔

محققین کے اخذ کردہ نتائج

مغربی محققین جو خود عیسائیت سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ متی نے واقعہ صلیب کے عرصہ بعد مسیح علیہ السلام کے بعض فرمودات کو عبرانی زبان میں مرتب کیا تھا۔ وہ مجموعہ بے حد مختصر تھا اور اس میں بجز آپ کے چند ایک فرمودات کے اور کچھ نہ تھا۔ اسی طرح مرقس نے جو پطرس کا شاگرد بیان کیا جاتا ہے مسیح علیہ السلام کے نہایت مختصر حالاتِ زندگی اور اقوال قلمبند کئے تھے۔ یہ دونوں مجموعے اب بالکل نایاب ہیں۔ بعض محققین کا کہنا ہے کہ پیپی اس (Papias) نے واقعہ صلیب کے ایک سو سال بعد اپنی ایک کتاب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ان دونوں مجموعوں کا کیا حشر ہوا۔ بعد میں جب غیر قوموں کے زیر اثر مسیحیت میں الوہیت مسیح تثلیث اور کفارہ کے عقائد داخل ہو ہو گئے تو پھر ان عقائد کو درست ثابت کرنے کے لئے مسیحیوں نے متی اور مرقس کے ان مجموعوں اور حواریوں کی طرف منسوب ہونے والی بعض روایات کو توڑ مروڑ کر مختلف زبانوں میں موجودہ اناجیل کو مرتب کیا اور انہیں مستند ظاہر کرنے کے لئے ان کو خاص خاص حواریوں اور ان کے نامور شاگردوں کی طرف منسوب کر دیا۔

یہ الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے جس کا اعتراف بڑے بڑے عیسائی محققین کر چکے ہیں۔ چنانچہ ہیرس فرینکلن رال پی ایچ ڈی۔ (Harris Franklin Rall) نے جو الیف سکول آف تھیالوجی ڈینوور میں مسیحی دینیات کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ اپنی کتاب "عہد نامہ جدید کی تاریخ" (New Testament History) میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے اناجیل اربعہ کی تدوین کو تین زمانوں میں تقسیم کیا ہے۔

اوّل حواریوں کا وہ دور جب کہ حواری مسیح علیہ السلام کے حالات و واقعات زبانی بیان کیا کرتے تھے

دوم وہ دور جب متی اور مرقس یا ان کے نام پر کسی اور شخص نے اقوال و احوال کے نہایت مختصر مجموعے مرتب کئے۔

سوم وہ دور جب حواریوں کے اس جہان سے گزر جانے کے بعد مختلف اوقات میں موجودہ اناجیل مرتب کی گئیں اور انہیں مختلف حواریوں یا حواریوں کے بعض شاگردوں کی طرف منسوب کیا گیا۔ مسٹر ہیرس فرینکلن رال اس تیسرے دور کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"تیسرے مرحلہ کے طور پر ہماری موجودہ یعنی مکمل اناجیل کا دور ہے اس بارہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان میں سے کوئی انجیل بھی خود اپنے مصنف کا نام ظاہر نہیں کرتی۔ ہماری انگریزی بائیبل میں ان انجیلوں پر مصنفین کے جو نام درج ہیں۔ وہ محض کلیسیا کی روایات کا درجہ رکھتے ہیں۔ ہم ان کے بارہ میں جو کچھ کہہ سکتے ہیں صرف امکانی صورت میں ہی کہہ سکتے ہیں۔ (یعنی یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ناقل)"

(کتاب "عہدنامہ جدید کی تاریخ" ص ۳۰۹ مطبوعہ دی ابنگڈن پریس نیویارک ۱۹۱۴ء)

اسی طرح مشہور فرانسیسی محقق موسیو الفریڈ لوائسی (Alfred Loisy)[1] جو عیسائیت پر دو درجن سے بھی زیادہ مشہور و معروف کتابوں کے مصنف ہیں اپنی ایک کتاب "عہدنامہ جدید کی ابتداء" کے ص ۱۳ پر لکھتے ہیں:۔

"ہر شخص جانتا ہے کہ کلیسیا نے چار انجیلوں کو تسلیم کر کے (مقدس کتابوں کے طور پر۔ ناقل) انہیں اختیار کر رکھا ہے۔ یہ چاروں انجیلیں علی الترتیب حواری متی مرقس، لوقا اور حواری یوحنا کی طرف منسوب ہیں۔ ان میں سے مرقس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ پطرس کا شاگرد تھا۔ اور اسی طرح

---

[1] الفریڈ لوائسی نے اپنی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی Les origines du Nouveau Testament کے نام سے فرانسیسی زبان میں ہی لکھی تھی جس کا "The origins of Christianity" کے نام سے مسٹر ایل۔ پی۔ جیکس نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور یہ ترجمہ ۱۹۵۰ء میں "جارج ایلین اینڈ ان ون لندن" کی طرف سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ زیر نظر اقتباسات اسی انگریزی ترجمہ سے ماخوذ ہیں۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نیکی کا اجر ضائع نہیں ہوتا

خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہو جاتی ہے مجھے یاد آیا۔ تذکرۃ الاولیاء میں میں نے پڑھا تھا کہ ایک آتش پرست بڈھا نوے برس کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔ کسی بزرگ نے پاس سے کہا کہ اے بڈھے تو کیا کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی ہے۔ چڑیوں کو دانا ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو عبث حرکت کرتا ہے تو کافر ہے۔ تجھے اجر کہاں۔ بوڑھے نے جواب دیا۔ مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔ بزرگ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں حج کو گیا۔ تو دور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے۔ ان کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا۔ کیا میرا دانے ڈالنا ضائع گیا۔ یا ان کا عوض ملا؟

اب خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا۔ تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا؟ مجھے ایک صحابی کا ذکر یاد آیا۔ کہ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنے کفر کے زمانے میں بہت سے صدقات کئے ہیں کیا ان کا اجر مجھے ملیگا؟ آپ نے فرمایا کہ وہی صدقات تو تیرے اسلام کا موجب ہو گئے ہیں نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔" (ملفوظات ص ۱۱)

لوقا کو پولوس کا شاگرد شمار کیا جاتا ہے اخلاقی نقطۂ نگاہ سے یہ امر یقینی ہے اور اعتدال پسند ناقدین کی اکثریت بھی اسے تسلیم کرتی ہے کہ اس انتساب کے متعلق نرم سے نرم بات جو کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ انتساب قیاس اور اندازے پر مبنی ہے ان میں سے کوئی ایک کتاب بھی نہ ایک ہی وقت میں مسلسل لکھی گئی اور نہ کسی ایک شخص نے اسے لکھا اسی طرح ان کتابوں کو فی زمانہ شرعی احکام کی جو حیثیت حاصل ہے ابتداءً وہ انہیں حاصل نہ تھی۔ مزید براں بہت سے محققین کا نظریہ یہ ہے کہ کوئی ایک انجیل بھی اس رسول یا حواری کی لکھی ہوئی نہیں ہے کہ جس کا نام اس پر درج ہے اور خاص طور پر یوحناؑ حواری کو تو اس انجیل کی تدوین و تصنیف کے کام سے جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہے کسی قسم کا کوئی تعلق یا واسطہ تھا ہی نہیں۔"

موسیو الفریڈ لوائسی آگے چل کر چاروں انجیلوں، اعمال اور خطوط کو کمال درجہ تفصیل کے ساتھ غیر الہامی اور غیر مستند ثابت کرنے کے بعد مذکورہ بالا کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:۔

"جہاں تک عہد نامہ جدید کی تحریرات اور ان کی تدوین کا تعلق ہے جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں انہیں نہایت ہی ناقص طور پر دستاویزی شکل دی گئی ہے۔ چاروں انجیلوں، نامہ ہائے پولوس، کیتھولک خطوط اور مکاشفہ یوحنا کو صرف اعتقاد کے رنگ میں ہی رسولوں یا حواریوں کی تصانیف مانا جا سکتا ہے۔ ورنہ تنقید و تحقیق کا محاکمہ اس کے بالکل خلاف ہے"۔

(صفحہ ۲۸۶ و ۲۸۷)

انجیل یوحنا کی سراسر مشتبہ نوعیت

محققین کے مذکورہ بالا اقتباسات اس امر پر گواہ ہیں کہ کسی ایک انجیل کے مستند ہونے کا سوال نہیں۔ بلکہ پورا کا پورا عہد نامہ جدید حواریوں یا حواریوں کے بعض شاگردوں کی تصنیف نہیں ہے۔ بلکہ ان سب کتابوں کو حواریوں کے بھی بہت بعد کے زمانہ میں لکھا گیا تھا۔ ان میں سے خاص طور پر جیسا کہ موسیو الفریڈ لوائسی نے بھی اشارہ کیا ہے، انجیل یوحنا کے بارہ میں محققین اس بات پر بہت حد تک متفق ہیں کہ اس انجیل سے یوحناؑ حواری کا کوئی تعلق واسطہ نہ تھا۔ یہ اول سے آخر تک بعض اور لوگوں کی تصنیف ہے جسے مستند ظاہر کرنے کے لئے یوحنا جیسے بزرگ حواری کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے اس بارہ میں بہت سے محققین میں جو باہم اتفاق پایا جاتا ہے۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں۔ اوّل یہ کہ یہ انجیل اپنے اندر بیان، واقعات کی نوعیت اور ان کی تفصیلات کے اعتبار سے باقی تین انجیلوں سے بہت مختلف ہے۔ اس میں خاص طور پر مسیح علیہ السلام کے الفاظ کو بڑھا چڑھا کر ایسے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ جن سے الوہیت مسیح، تثلیث اور کفارہ وغیرہ کے باطل عقائد کا درست ہونا ثابت ہو سکے۔ تفصیلات میں جانے کا یہ انداز ہی محققین کو اس طرف متوجہ کرنے کا موجب بنا کہ آیا یہ انجیل یوحنا حواری کی تحریر کردہ ہے بھی یا نہیں۔ دوم۔ محققین کو خود چوتھی انجیل میں بعض ایسی عبارتیں نظر آئیں جن سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ یوحنا حواری اس انجیل کے مصنف نہیں ہو سکتے۔ مثال کے طور پر انجیل کے آخر میں یہ الفاظ آتے ہیں:۔

"یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچا ہے"۔ (باب ۲۱ آیت ۲۴)

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگر یوحنا حواری خود اس انجیل کے مصنف ہوتے تو وہ یہ الفاظ کبھی نہ لکھتے۔ یہ الفاظ خود اپنی ذات میں اس امر کا ثبوت ہیں کہ یہ انجیل بعض اور لوگوں کی لکھی ہوئی ہے۔ جنہوں نے اپنے لئے "ہم" کا لفظ استعمال کر کے گواہی دی ہے کہ یہ باتیں سچی ہیں۔ اور ان کو سچا ثابت کرنے کے لئے لکھ دیا ہے کہ ان باتوں کو ابتداءً مسیح کے ایک حواری نے لکھا تھا جنہیں "ہم" نے اب کتابی شکل دے دی ہے۔ اگر یہ انجیل فی الواقعہ یوحنا حواری نے خود لکھی ہوتی تو انہیں اس امر کی حاجت نہ تھی کہ وہ اس طرح دوسروں کی شہادت کو اس میں درج کرتے اور اگر شہادت درج کرنی بھی ہوتی۔ تو وہ لکھتے کہ "تم" جانتے ہو کہ "میری" گواہی سچی ہے۔ وہ خود اپنے ہی بارہ میں یہ کیسے کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ دوسرے لوگ ہی جنہوں نے اپنے لئے "ہم" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کتاب کے اصل لکھنے والے ہیں۔ اور خواہ مخواہ ایک حواری کی طرف منسوب کر کے اسے سچے واقعات اور سچے اقوال پر مبنی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ سوم تیسری صدی کے اوائل میں متعدد ایسے نامور مسیحی پادری گزرے ہیں جنہوں نے اس انجیل کو یوحنا حواری کی تصنیف تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا ان میں سے اسکندریہ کا بشپ ڈیونائیسیئس (Dionysius) خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ چہارم۔ اس انجیل میں بہت سی ایسی باتیں درج ہیں جو اس کے لکھنے والے کو عینی شاہد ثابت نہیں کرتیں۔ بعض معاملات میں اس کا بیان دوسری انجیلوں سے اس قدر متضاد ہے کہ پہلی انجیل اور چوتھی انجیل کے مصنفین میں سے کسی ایک کو ضرور غلطی پر تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ یا پھر اس کے سوا چارہ نہیں رہتا کہ دونوں ہی کو عینی شاہدین کی فہرست میں سے خارج کر دیا جائے اور مان لیا جائے کہ یہ دونوں انجیلیں بھی باقی انجیلوں کی طرح حواریوں کی لکھی ہوئی نہیں ہیں۔ پنجم۔ اس انجیل میں واقعات کی ترتیب ناقص ہے اور اس کے بعض حصوں کو دوبارہ ترتیب دئے بغیر اسے مسلسل پڑھنا ممکن نہیں ہے۔ ؎۱ (باقی)

؎۱ ان وجوہات کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب "A Companion to The Bible" مرتبہ T. W. Manson صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کیلئے کراچی میں دعائیں اور صدقات

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ مکرم عبد الوہاب صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کی اطلاع اخبار میں پڑھ کر جماعت احمدیہ کراچی کو سخت فکر اور تشویش لاحق ہوئی۔ جماعت پوری توجہ اور التزام سے دعائیں کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کا سایہ جماعت کے سر پر تا دیر سلامت رکھے اور جماعت حضور کی قیادت میں اسلام کی خدمت بجا لانے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتی چلی جائے۔ حضور کی صحت یابی کے لئے بطور صدقہ بکرے بھی ذبح کئے گئے۔ جملہ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور شعر ہے:

بعد تر نمان وہ ہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(درثمین)

اس شعر میں حضور نے اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام کہا ہے اور فرمایا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے دیکھو تو میں آنجناب کا غلام ہوں۔ اور اگر امت کی نسبت سے دیکھا جائے تو میں امام الزمان ہوں۔ اور اس زمانہ میں امت کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ اور ایک فارسی قصیدہ میں فرماتے ہیں ؎

مگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمد

کہ میں دوسرے کسی استاد کا نام نہیں جانتا میں نے جو کچھ پڑھا اور سیکھا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدرسے سے سیکھا ہے۔ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاد ہیں اور حضرت مرزا صاحب شاگرد ہیں۔ اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو شاگرد قرار دیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو استاد جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے آنحضرت سے نعوذ باللہ الگ ہو کر اپنا کوئی سلسلہ جاری کیا ہے وہ غور کریں کہ ان کا خیال کس قدر خلاف واقعہ اور حقیقت سے دور ہے۔

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمد است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمد است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدیست
وایں آبِ من ز آبِ زلالِ محمد است

(درثمین ص۲۲۸)

ان اشعار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے جاری کردہ چشمے کو جو خدا کی مخلوق کے لئے جاری کیا ہے آنحضرت صلعم کے کمالات کے سمندر سے ایک قطرہ قرار دیا ہے۔ خط کشیدہ شعر غور سے پڑھیں اور پھر سوچیں کہ کس قدر خلاف واقعہ یہ الزام آپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ کسی نئے مذہب اور نئے دین کی بنیاد ڈالی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فارسی الہامی قصیدہ ہے۔ اس میں آپ کا ایک شعر ہے ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(ازالہ اوہام)

کہ خدا کے بعد میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت میں سرشار ہوں۔ اے لوگو اگر یہ کفر کی بات ہے تو خدا کی قسم میں بڑا کافر ہوں۔ یعنی اگر محمد رسول اللہ صلعم سے عشق و محبت کرنا کفر کی بات ہے۔ تو میں اس سے رک نہیں سکتا تب مجھے بڑا کافر سمجھو۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۱۵-۱۱۶ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے کہ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی طور پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کو دنیا میں دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ کے اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اسے دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا جو اس کے ذریعہ نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری کیا حقیقت۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ اور اس کے نور سے ملی۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ ہمیں میسر آیا۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵-۱۱۶)

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے۔ اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں اس لئے آنجناب کی اس سے کچھ کسرِ شان نہیں۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں کیا تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت کے لئے بڑی غیرت تھی۔ اور جس کا اظہار حضور کی زندگی میں مختلف موقعوں پر ہوا۔ مثلاً حضور کا ایک مرید ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی تھا۔ حضور کو اس سے بڑی عقیدت تھی۔ وہ ڈاکٹر تھا۔ اس نے تفسیر قرآن لکھی۔ اور قرآن کی آیت ان الذین آمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الاخر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ولاھم یحزنون (پارہ اوّل)

کی تفسیر میں لکھ دیا کہ اس آیت میں مسلمان یہود اور نصاریٰ اور ستارہ پرست وغیرہ کے متعلق یہ قانون بیان کیا گیا ہے کہ ان میں سے جو بھی اللہ اور یوم الآخر پر ایمان لائے گا وہ نجات پا جائے گا۔ اور بیان کیا کہ اس آیت کے مضمون سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ نجات کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ماننا ضروری اور شرط نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈاکٹر مذکور کو ہر چند سمجھانے کی کوشش کی کہ اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں اور کہ قرآن کریم میں کہیں اجمال ہے اور کہیں تفصیل۔ دونوں مقامات کو دیکھ کر اصل معنے کھلتے ہیں۔ نیز فرمایا۔ قرآن کریم میں ہے

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (آل عمران ع ۴)

کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تم میری اتباع کرو۔ اس صورت میں وہ بھی اللہ سے محبت کرے گا۔ گویا خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری ہے۔ نیز فرمایا ہے ان الدین عند اللّٰہ الاسلام کہ اللہ کے نزدیک اصل دین اسلام ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا۔ (آل عمران ع ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر مذکور کا واقعہ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ذکر کیا ہے۔ مگر باوجود سمجھانے اور ہر طرح کی اتمام حجت کرنے کے اس نے اپنا یہ عقیدہ نہ چھوڑا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اظہار فرمایا کہ ہمارا تو جو کچھ ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور آپ ہی سے پایا ہے۔ اس صورت میں جبکہ یہ شخص ہمارے معتقدات کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے میں اسے اپنی جماعت سے الگ کرتا ہوں۔

ولادت

بتاریخ ۶ اکتوبر خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری علی حسن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رسالپور چھاؤنی کو خدا تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ و درویشان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ہمارے لئے مبارک کرے۔ اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

مولوی محمد عبد اللہ عربی ٹیچر چک ۲۶۹ ر۔ب نزد بوریوالہ E-B

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

بشیر احمد واقف زندگی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

فہرست چندہ دہندگان وقف جدید

(گذشتہ سے پیوستہ)

نام	رقم
ڈاکٹر غلام محمد صاحب نقی آباد	۶/-
عبدالسلام صاحب سیکرٹری مال پیشاور	۳۱/-
حاکم علی صاحب اوکاڑہ سیکرٹری مال	۴۲/-
بشیر احمد صاحب قادیان	۶/-
حکیم محمد یوسف علی صاحب ڈیرہ بابا سنگھ لائلپور	۶/-
نسیم اختر صاحبہ بنت عنایت اللہ صاحب لاہور	۶/-
محمد جمیل خان صاحب سیکرٹری مال محمود آباد اسٹیٹ	۷/-
جماعت چک ۲۶ شمالی از محمد اسماعیل صاحب سرگودہا	۶/-
الیاس الدین صاحب سیکرٹری مال چک ۱۲۰ بہاولپور	۱۰/-
چوہدری محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال بھکو بھٹی سیالکوٹ	۱۳/-
نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال گرمولا ورکاں گوجرانوالہ	۶/-
مولوی احمد الدین صاحب موضع ترانوالی گجرات	۱۳/-
احمد خان صاحب پریذیڈنٹ چک ۱۳۲ ج سرگودہا	۶/-
مولوی عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال نوشاب سرگودہا	۹/-
عبدالخالق صاحب چک منگلا سرگودہا	۱۲/۸/-
محکم الدین صاحب سیکرٹری مال حسن پاڈا اسفندہ	۱۳/-
پیر محمد صاحب مگٹ اوچے گوجرانوالہ	۶/-
مرزا محمد امین صاحب سیکرٹری مال محمد نگر لاہور	۱۲/-
بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۲۱۹ ر۔ب گٹ ڈانگے الا لائلپور	۱۲/-
مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ	۴۵/۱۲
محمد بشیر صاحب سیکرٹری مال سوک کلاں	۲۴/-
محمد نصیر صاحب سیکرٹری مال گکھڑ گوجرانوالہ	۱۲/۱۰/-
خادم علی صاحب سیکرٹری مال کلاسوالہ سیالکوٹ	۱۲/-
محمد ابراہیم صاحب چک ۱۲۳ گ ب جڑانوالہ لائلپور	۶/-
رحمت اللہ صاحب معلم حافظ آباد	۱۴/-

نام	رقم
مہر دین صاحب سیکرٹری مال موضع لوہان ضلع سیالکوٹ	۶/-
محمد نصیب عارف صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی	۶۷/۸/-
ملک نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال منٹگمری	۱۳/-
شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۴۹/۷/-
ڈاکٹر کریم صاحب ۳۳۷ ای بی بہاولنگر	۱۳/-
صوفی احمد دین صاحب سیکرٹری مال بھوڑ چک ۸ شیخوپورہ	۶/-
عبدالعزیز صاحب مشرقی پاکستان	۶/-
محمد مطیع الرحمٰن صاحب مشرقی پاکستان	۳۶/-
برکت علی صاحب چک ۱۰۵ ر۔ب چوہدری والا لائلپور	۶/-
احمد علی صاحب " " "	۶/-
راجہ فضل داد صاحب ضلع جہلم	۲۰/-
صوفی غلام الرسول صاحب سیکرٹری مال چک ۶ ۱۱۔ایل منٹگمری	۶/-
عبدالغنی صاحب چک ۳۳ ج ب لائلپور	۶/-
محمد حسین صاحب لاہور چھاؤنی	۱۲/-
جماعت موسے والا سیالکوٹ بذریعہ ہاشمی صاحب	۶/-
مختار احمد صاحب ہاشمی ربوہ	۶/-
قریشی نور الحق صاحب تنویر ربوہ	۶/-
میر اللہ بخش صاحب تسنیم تلونڈی راہوالی	۷/-
محمد سعید صاحب معلم مونگ	۷/-
شرف الدین صاحب الیوکے	۱۰/-
صاحبزادہ سیف اللہ صاحب نورنگ سرائے بنوں	۱۵/-
صوفی غلام الرسول صاحب سیکرٹری مال چک ۶ ۱۱۔ایل منٹگمری	۱۲۰/-
علی محمد صاحب سیکرٹری مال کوٹ احمدیاں	۶/-
مولوی فضل دین صاحب سیکرٹری مال چک سکندر گجرات	۶/-
مرزا غلام حیدر صاحب وکیل امیر جماعت نوشہرہ	۷/-
محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال پسرور سیالکوٹ	۶۴/-
چوہدری اعظم دین صاحب بسنت نگر لاہور	۱۲/-
بشیر احمد صاحب بی اے دھرم پورہ لاہور	۴۲/۸/-
عبدالحق صاحب سیکرٹری مال دارالصدر جنوبی ربوہ	۷/۸/-

خریداران الفرقان کو اطلاع

ستمبر اکتوبر کا رسالہ بیس اکتوبر کو پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ جس خریدار کو ابھی تک نہ ملا ہو اطلاع فرمادیں۔ انہیں دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ ماہ نومبر کا رسالہ انشاء اللہ پانچ تاریخ کو پوسٹ کیا جائے گا۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

طالبعلموں کے لئے رعایتی اعلان

الفرقان کے ایک سو پرچے رعایتی قیمت پر جاری ہونگے

بعض معاون حضرات کی طرف سے آمدہ رقوم کے پیش نظر یہ رعایتی اعلان کیا جاتا ہے کہ جو طالب علم پندرہ نومبر ۱۹۵۸ء تک مبلغ تین روپے منیجر الفرقان ربوہ کے نام بھجوا دیں گے۔ ان کے نام سال بھر کے لئے رسالہ جاری کر دیا جائے گا۔

یہ رعایتی اعلان صرف ایک سو طلبہ کے لئے ہے۔ تعداد پوری ہو جانے پر یا پندرہ نومبر کے بعد یہ رعایت نہ مل سکے گی۔ جلد فائدہ اٹھائیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

ٹکنالوجیکل امتحان سٹی و گلڈس آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ

یہ امتحان مئی ۱۹۵۹ء میں لاہور میں ہوگا فارم درخواست اور سلیبس مختلف امتحانات دفتر ڈائریکٹر آف انڈسٹریز اینڈ مائنز ویسٹ پاکستان پونچھ ہاؤس ملتان روڈ لاہور سے طلب ہوں۔

درخواستیں ۱۵/۱/۵۹ تک بمعہ فیس داخلہ ۲۵/۰ روپیہ فی پرچہ و ۷/۰ فی امیدوار لیٹ فیس دو روپے فی پرچہ ۱۰/۱/۵۹ تک۔

مشین شاپ انجینئرنگ امتحان کے لئے درخواست کی آخری تاریخ ۱۵/۱۱/۵۸ء۔

(پ۔ٹ ۲۷/۱۰/۵۸) (ناظر تعلیم ربوہ)

اعلان نکاح

بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ ملک منیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی ابن مکرم ملک نادر خان صاحب ریٹائرڈ ای اے سی ساکن سروالہ تحصیل و ضلع اٹک کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت کیپٹن ملک عطاء اللہ صاحب ساکن دوالمیال ضلع جہلم بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ اس تعلق کو مثمر بثمرات کرے۔ آمین

(چوہدری عبداللہ خان راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں کچھ عرصہ سے بعض مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب ان کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر خیر الدین چک ۷ ایم۔بی ڈاکخانہ خاص تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا

۲۔ میرے والد صاحب پر سانگھڑ میں عرصہ چار سال سے ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار نیاز قطب احمد بٹ)

نام	رقم
چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ	۶/۰/۰
مولوی محمد الدین صاحب دفتر تعلیم ربوہ	۲۵/۰
خورشید احمد صاحب لیاقت پور	۲/۰/۰
" " "	۶/۰/۰
مہر دین صاحب کوٹ سلطان جھنگ	۷/۰/۰
چوہدری مجید احمد صاحب سیکرٹری مال احمد نگر	۹/۰/۰
رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال دہلی گیٹ لاہور	۲۹/۱۲/۰
لجنہ حیدرآباد	۱۶/۰/۰

تفسیر کبیر

مؤلفہ

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود

تفسیر کبیر میں قرآن مجید کے مشکل مقامات کا حل جس آسان پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور کلام اللہ کے جو حقائق و معارف بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی نظیر متقدمین کی تفاسیر میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ اس بے نظیر تفسیر کی جو جلدیں نایاب ہو چکی ہیں وہ اب کسی قیمت پر بھی نہیں مل سکتیں۔ بعض وقت ایسی درخواستیں بھی ہمارے پاس آتی ہیں جن میں لکھا ہوتا ہے کہ جس قیمت پر بھی مل سکے فلاں جلد ہمارے لئے مہیا کریں مگر وہ نہیں ملتیں۔ پس تفسیر کبیر کی جو جلدیں اس وقت ہمارے پاس موجود ہیں ہم دوستوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ قبل اس کے کہ وہ بھی نایاب ہو جائیں انہیں فوراً حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

تفسیر کبیر جلد چہارم

بغرض اشاعت یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ تفسیر کبیر جلد چہارم جو تین اہم تاریخی سورتوں یعنی سورۃ مریم، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے جس کی اصل قیمت آٹھ روپیہ ہے۔ زیادہ تعداد میں خریدنے والی جماعتوں کو اس پر کمیشن دیا جائیگا۔

۱۔ پچاس نسخے خریدنے والی جماعتوں کو ڈیڑھ روپیہ فی نسخہ کے حساب سے پچہتر روپے کمیشن دیا جائے گا۔ ۲۔ ایک سو نسخے پر دو روپے فی نسخہ کے حساب سے دو سو روپے کمیشن دیا جائے گا۔ ۳۔ اور دو سو یا اس سے زیادہ نسخے پر سوا دو روپے فی نسخہ کے حساب سے چار سو پچاس روپے کمیشن دیا جائے گا۔

تفسیر کبیر جلد پنجم

تفسیر کبیر جلد پنجم جو اس وقت زیر طبع ہے اور جلسہ سالانہ پر طیار ہو جائے گی۔ اس کی قیمت بھی جلد چہارم کی طرح ہوگی۔ اور اسی نسبت سے اس پر کمیشن دیا جائے گا۔ افراد اور جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اس کے نسخے ابھی سے ریزرو کروالیں۔

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم

قرآن مجید کی آخری سورتوں کی تفسیر یعنی جلد ششم کی جزو چہارم جس کی اصل قیمت سوا چار روپے ہے۔ اس کے پچاس نسخے خریدنے پر آٹھ آنے فی نسخہ کے حساب سے پچیس روپے۔ اور ایک سو نسخے خریدنے پر دس آنے فی نسخہ کے حساب سے باسٹھ روپے۔ اور دو سو نسخے پر بارہ آنے فی نسخہ کے حساب سے ایک سو پچاس روپے کمیشن دیا جائے گا۔

تفسیر کبیر جلد ششم جزو سوم

یہ جلد جو سورۃ والعادیات سے لے کر سورۃ الکوثر تک کی تفسیر پر مشتمل ہے چونکہ اس کتاب کی تعداد اب تھوڑی رہ گئی ہے۔ اس لئے اس کی قیمت فی نسخہ ساڑھے چھ روپے ہے۔ البتہ پچاس یا پچاس سے زائد نسخے خریدنے والے کو چھ روپے میں دی جائے گی۔

افراد اور جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ آرڈر فارم پر کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

مینجنگ ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ پاکستان

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

محمد سعید اللہ منہاس۔ دفتر ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ربوہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع فرید محمد کاٹھیہ تحصیل شورکوٹ

صلیحہ۔ سکندر پسران فاضل۔ محمد۔ امیر۔ کشمیر پسران قاسم۔ ہیتم۔ فاضل۔ فراز۔ محمود پسران رجب۔ اعظم ولد مانک۔ قوم کاٹھیہ سکنہ فرید محمد کاٹھیہ تحصیل شورکوٹ

بنام ہیمارام۔ گیان چند پسران گھنیا رام۔ رام لعل ولد صاحب دتہ۔ رام رنگ۔ رام دتہ۔ رام لبھایا۔ شادی لعل پسران پوکھر داس غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۲۳ کا ۱/۲ حصہ بقدر ۹/۱۰۰ کنال موضع فرید محمد کاٹھیہ تحصیل شورکوٹ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں۔ ہیمارام وغیرہ فریقین دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن کی اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۵/۱۱/۵۸ کو بوقت صبح ۹ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲/۱۰/۵۸ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا ہے۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۲ فک الرہن موضع خانوانہ تحصیل جھنگ

رحمان ولد سجادلہ۔ مسماۃ اللہ جوائی۔ مسماۃ مرادان۔ مسماۃ بھاگاں۔ دختران سجادلہ۔ معراج ولد خوشحال۔ مسماۃ صاحباں بیوہ راجہ قوم خانوانہ سکنہ خانوانہ تحصیل جھنگ۔

بنام بخت رام ولد ٹھاکر داس۔ گوراندتہ۔ شام دتہ۔ ہرنام داس۔ سندر لعل۔ پسران چانن داس۔ لدھو رام ولد موکی رام۔ بہادر چند۔ دیر بھان پسران گنیش داس۔ مسماۃ جیونی بائی۔ بیوہ دیوان چند۔ بچہ رام داس ولد آتما رام۔ سندر رام۔ جھانگی رام پسران امیر چند۔ ہر بھگوان ولد جھنڈو رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۷۵ وغیرہ رقبہ تعدادی ۱۲/۱۳ ۱۱/۹۶ کنال موضع خانوانہ تحصیل جھنگ۔

مندرجہ بالا میں بخت رام وغیرہ فریقین دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۵/۱۱/۵۸ کو صبح ۹ بجے مقام جھنگ صدر حاضر ہوویں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج مورخہ ۲/۱۰/۵۸ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

قابل توجہ

چندہ وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ مگر اس کے وعدوں کی ابھی ایک نہائی وصولی باقی ہے۔ لہذا جملہ امرائے کرام اور پریذیڈنٹ صاحبان سے پرزور درخواست ہے۔ کہ اپنے حلقہ سے وعدوں کی جلد وصولی کا جلد انتظام فرما دیں۔ الفضل کے ذریعہ جماعتوں میں وقف جدید کے سیکرٹری مقرر کرنے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک اطلاع نہیں ملی۔ لہذا اس کے متعلق بھی فوری کارروائی کرنے کی درخواست ہے۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(انچارج دفتر وقف جدید)

بدعنوانیوں کے انسداد اور انتظامیہ کی اصلاح کے اقدامات کا جائزہ

جنرل محمد ایوب خاں کی زیر صدارت کراچی میں اعلیٰ سطح کی کانفرنس

کراچی ۳۱ اکتوبر ۔ کل یہاں اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس میں ملک کی غذائی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اور صوبائی گورنروں ۔ مرکزی حکومت اور انتظامیہ کراچی کی ان رپورٹوں پر غور کیا گیا ۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ مارشل لا کے نفاذ کے بعد انتظامی کارکردگی بڑھانے رشوت ستانی اور سماج دشمن عناصر کے استیصال کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں

کانفرنس کی صدارت صدر جنرل محمد ایوب خاں نے کی ۔ سرکاری ذرائع کے مطابق کانفرنس میں کوئی نئے فیصلے نہیں کئے گئے تاہم کانفرنس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ انتظامی کارکردگی بڑھانے ۔ رشوت ستانی اور سماج دشمن سرگرمیوں کے قلع قمع کے لئے جو اقدامات اختیار کئے گئے ہیں ۔ انہیں ایک ماہ کے دوران موثر طریقہ پر عملی جامہ پہنا دیا جائیگا ۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق ملک میں زرعی پیداوار بڑھانے سے متعلقہ تدابیر ایک ماہ تک واضح ہوں گی ۔ اس عرصہ میں زرعی معاشیات کی واضح تصویر سامنے آجائے گی ۔ اور اس امر کا اندازہ کیا جا سکے گا کہ کونسا اناج کہاں زیادہ کاشت کیا جائے ۔ کونسی فصل کی کاشت کو ترجیح دی جائے ۔ کتنی فاضل زمین میسر آسکتی ہے اور اسے زیر کاشت لانے کے لئے کیا اقدامات کرنے چاہئیں

کانفرنس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے گورنروں ۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر ۔ وزیر داخلہ لیفٹننٹ جنرل کے ۔ ایم شیخ حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل اور مارشل لا کے ڈپٹی چیف ایڈمنسٹریٹر مسٹر عزیز احمد وزارت داخلہ کے سیکرٹری مسٹر ... کے سیکرٹری ۔ کراچی کے چیف کمشنر مسٹر این ۔ ایم خان مشرقی و مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مغربی پاکستان (زون بی) کے لئے مارشل لا کے ایڈمنسٹریٹر لیفٹننٹ جنرل بختیار رانا میجر جنرل ملک شیر بہادر میجر جنرل یحییٰ خاں (چیف آف جنرل سٹاف پاکستان آرمی) اور ملٹری انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل اے حمید نے بھی شرکت کی

کانفرنس صبح گیارہ بجے شروع ہوئی اور دو گھنٹے سے زیادہ دیر تک جاری رہی

جنرل محمد ایوب خاں کا پریس انٹرویو

(بقیہ صفحہ اول)

ذمہ دار ہیں ۔ ان حالات میں یہ ضروری تھا کہ ماضی سے ناطہ توڑ کر از سر نو آغاز کیا جائے چنانچہ مجھے بادل نخواستہ میجر جنرل سکندر مرزا کو اس فیصلے سے آگاہ کرنے کا فرض سرانجام دینا پڑا ۔ چنانچہ پیر کی رات کو دس بجے تین جرنیل صدر سکندر مرزا کو میری طرف سے یہ بتانے گئے ۔ انہوں نے انکساری اور فراخ دلی کے جذبہ سے کام لیتے ہوئے کہا کہ اگر ملک کا مفاد اسی میں ہے کہ وہ مستعفی ہو جائیں تو وہ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ جنرل محمد ایوب خاں نے کہا کہ مجھے بادل نخواستہ یہ ناخوشگوار فرض ادا کرنا پڑا ۔ کیونکہ صدر سکندر مرزا میرے پرانے دوست ہیں ۔ اور ان میں بہت سی خوبیاں ہیں ۔ ان کی پنشن کا فیصلہ ہو جانے کے بعد وہ انگلستان چلے جائیں گے ۔ سابقہ سرکاری ملازمت اور صدارتی فرائض سرانجام دینے کی بنا پر وہ پنشن کے حقدار ہیں ۔

جنرل محمد ایوب خاں نے اپنے سابقہ بیانات کو دہراتے ہوئے کہا ہم سیاست دانوں کے خلاف خواہ مخواہ کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے لیکن اگر کسی کے متعلق کسی بدعنوانی کا واضح اور بین ثبوت مل گیا تو پھر اس کے خلاف قانونی کارروائی ضرور کی جائے گی ۔

اس سوال کے جواب میں کہ سیاستدانوں کو اب کیا کرنا چاہیئے ؟ آپ نے کہا سیاست دانوں کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اپنے سابقہ گناہوں کی مغفرت طلب کرنی چاہیئے ۔ (ریڈیو پاکستان)

نئی حکومت سابقہ وزارتوں کے غلط فیصلوں پر نظر ثانی کرے گی

"آئندہ صرف انتہائی اہم چیزیں درآمد کی جائیں گی" (وزیر تجارت)

کراچی ۲۱ اکتوبر ۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ نئی حکومت سابق وزارتوں کے ان فیصلوں میں مداخلت نہیں کرے گی ۔ جن پر عملدرآمد ہو رہا ہے ۔ البتہ غلط فیصلوں پر ضرور نظر ثانی کرنا پڑے گی ۔ وزیر تجارت نے بتایا کہ قومی معیشت کے استحکام کی خاطر ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے ۔

وزیر تجارت نے تاجروں کو اطمینان دلایا کہ وہ بے خطر اپنا کاروبار کرتے رہیں ۔ آپ نے کہا نئی حکومت صرف ان تاجروں کے خلاف کارروائی کرے گی جو بدعنوانیوں کے مرتکب پائے جائینگے نئی حکومت عوام کی خدمت کے لئے قائم کی گئی ہے ۔ انہیں ہراساں اور پریشان کرنے کی غرض سے نہیں" ۔ مسٹر ذوالفقار بھٹو نے یقین ظاہر کیا ہے کہ نئی حکومت عوام کی خدمت دیانتداری اور خلوص کے ساتھ کرے گی ۔

وزیر تجارت نے بتایا کہ نئی حکومت درآمد و برآمد کے مسائل پر پوری توجہ دے رہی ہے ۔ آپ نے کہا "ہم برآمد بڑھانے کے مسئلہ پر زیادہ توجہ دیں گے اور اس سلسلہ میں تاجروں کی تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا ۔ آئندہ صرف وہی چیزیں درآمد کی جائیں گی ۔ جو زیادہ ضروری ہوں ۔ صنعتی مشینری ۔ آلات اور اس قسم کی دوسری اہم چیزوں کی درآمد پر زیادہ توجہ دی جائے گی

آپ نے عوام اور تاجروں سے اپیل کی کہ وہ ملکی معیشت کو بہتر بنانے کی کوششوں میں حکومت سے تعاون کریں ۔

تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے پروفیسر قاضی محمد اسلم کا خطاب بقیہ صفحہ اول

محترم قاضی صاحب موصوف نے فرمایا ہمارے آرٹس کالجوں میں طلبہ بالعموم کوئی مقصد متعین کئے بغیر اس حال میں تعلیم حاصل کرتے چلے جاتے ہیں کہ وہ اپنے آئندہ مستقبل سے یکسر بے پرواہ ہوتے ہیں ۔ اور انہیں تعمیر حیات کا کوئی احساس نہیں ہوتا ۔ اس کے برعکس جو طلبہ پیشہ ور کالجوں یعنی میڈیکل کالج انجینئرنگ کالج وغیرہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں ۔ ان کی نگاہ میں ان کی زندگی کا مقصد بڑی حد تک متعین ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نسبتاً زیادہ انہماک اور شغف کے ساتھ حصول علم کے مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ ان کے انہماک اور شغف کی بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں ہوتی کہ مقصد کی تعیین ان میں تعمیر حیات کے احساس کو اجاگر کر دیتی ہے ۔ اندریں حالات ہمارے آرٹس کالجوں کے طلبہ کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کسی مقصد کو سامنے رکھ کر تعلیم حاصل کریں اور اس مقصد کی جملہ مقتضیات کو پورا کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ایک خاص نہج پر چلانے کی کوشش کریں ۔ دنیا میں ایک کامیاب اور بامراد زندگی گزارنے کا یہ موثر ذریعہ ہے ۔ دوران تقریر میں آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ حصول مقصد کی خاطر طالب علم کو کس قدر محنت ...

... جانسوزی اور فکر کا ثبوت دینا چاہیئے ۔ نیز یہ کہ ایک ایک لمحہ سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کے لئے اسے کس قدر مستعد اور چاق و چوبند رہنے کی ضرورت ہے

درخواست دعا ۔ میرے ماموں مکرم چوہدری ثناء اللہ خان صاحب شبلی کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۷ اکتوبر بچی کے تولد ہونے کے سبب تشویشناک طور پر علیل ہیں احباب جماعت کی خدمت میں نومولودہ اور اس کی والدہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے ۔
صلاح الدین ناظم جائیداد ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵